سوال

کیا پوتے کا حصہ دادا کی پراپرٹی میں بنتا ہے؟ اگر نہیں تو اس یتیم پوتے کا کیا بنے گا؟

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

شرعی حکم کے مطابق اگر مرنے والے کا اپنا سگا بیٹا موجود ہو تو پوتا وارث نہیں ہوتا۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَلْحِقُوا الفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا، فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ (صحیح البخاري، الفرائض: 6732).

تم جن ورثا کا حصہ متعین ہے انہیں ان کا حصہ پورا پورا ادا کر دو، پھر جو مال بچ جائے اسے میت کے قریبی ترین رشتے دار کو دے دو۔

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

وَلاَ يَرِثُ وَلَدُ الِابْنِ مَعَ الِابْنِ (صحیح البخاري: بَابُ مِيرَاثِ ابْنِ الِابْنِ إِذَا لَمْ يَكُنِ ابْنٌ (8/151).

بیٹے کی موجودگی میں پوتا وارث نہیں ہوگا۔

1. اگر دادا صاحب ثروت ہے، اس کے سگے بیٹوں کو مال کی زیادہ ضرورت نہیں ہے، اور پوتا فقیر اور محتاج ہے تو دادے کو چاہیے کہ وہ اپنے پوتے کے لیے اپنے مال سے ایک تہائی یا اس سے کم کی وصیت کر دے۔

سیدنا خالد بن عبید السلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ أَعْطَاكُمْ ثُلُثَ أَمْوَالِكُمْ عِنْدَ وَفَاتِكُمْ زِيَادَةً فِي أَعْمَالِكُمْ (صحیح الجامع: 1721).

بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں موت کے وقت ایک تہائی مال تک اختیار دیا ہے تاکہ تمہارے اعمال میں اضافہ ہوسکے۔

واللہ أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی